باب 1

ہندوستان کا جغرافیائی تنوع

(Geographical Diversity of India)

> اپنی جغرافیائی ساخت کی بدولت یہ ملک (ہندوستان) ہمیں دوسرے ممالک سے بالکل منفرد دکھائی دیتا ہے اور یہی امتیاز اسے ایک مخصوص قومی شناخت عطا کرتا ہے۔
>
> — سری اربندو

شکل 1.1: کرناٹک کا جوگ آبشار۔ پٹھار اور آبشاروں کو دیکھیں۔ آبشار کی طاقت کو مخصوص ٹربائنوں کے ذریعے بجلی (ہائڈروالیکٹریسٹی؛ 'ہائیڈرو' کا مطلب ہے پانی) میں تبدیل کیا جاتا ہے۔

اہم سوالات

1. ہندوستان کی چند اہم جغرافیائی خصوصیات کیا ہیں؟
2. ہندوستان کا جغرافیائی تنوع ہماری زندگی کو کس طرح متاثر کرتا ہے ؟

4781CH01

NCERT not to be republished

1984 میں خلا میں جانے والے ہندوستان کے پہلے خلاباز راکیش شرما نے اس وقت کی ہندوستانی وزیر اعظم اندرا گاندھی سے بات کی۔ جب انھوں نے پوچھا، ''خلا سے ہندوستان کیسا نظر آتا ہے؟'' تو راکیش شرما نے جواب دیا، ''سارے جہاں سے اچھا، ہندوستاں ہمارا ''—پوری دنیا سے بہتر۔ (یہ ابتدائی بیسویں صدی کی ایک مشہور نظم کا پہلا مصرع ہے۔)

آئیے معلوم کریں

اس کتاب کے آخر میں دیے گئے ہندوستان کے نقشے کو دیکھیے۔ آپ کیا مشاہدہ کر سکتے ہیں؟ مختلف اقسام کی زمینی شکلوں—پہاڑوں، میدانوں اور پٹھاروں کے سبق کو یاد کیجیے۔ آپ نقشے پر کن زمینی شکلوں کی نشان دہی کر سکتے ہیں؟ نقشے پر مختلف رنگوں کا کیا مطلب ہے؟

(اشارہ: نقشے پر ہر وضاحتی علامت علاقے کی بلندیوں کو ظاہر کرتی ہے۔)

اس باب میں جیسے جیسے آپ آگے بڑھیں، وقفے وقفے سے طبعی نقشے کو دیکھنا نہ بھولیں۔

ہندوستان دنیا کا ساتواں سب سے بڑا ملک ہے اور ایشیا کا ایک حصّہ ہے۔ یہ اپنے پڑوسیوں—پاکستان، بنگلہ دیش، نیپال، بھوٹان، سری لنکا اور میانمار سے مل کر ایک خطّے کی تشکیل کرتا ہے، جسے برصغیر ہند (Indian Subcontinent) کہتے ہیں (برصغیر، کیوں کہ یہ براعظم ایشیا کا ایک حصّہ ہے)۔ اکثر گفتگو کے دوران سہولت کے لیے ہم اسے پانچ خِطّوں میں تقسیم کر کے بیان کرتے ہیں—عظیم پہاڑی خطّہ، گنگا اور سندھ کے میدانی علاقے، ریگستانی علاقے، جنوبی جزیرہ نما اور جزائر۔ اس باب میں ہم ان علاقوں کی خصوصیات پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں گے اور ان میں سے قریب سے نظر آنے والی کچھ چیزوں کی جھلک پیش کریں گے۔ اس مرحلے پر تمام تفصیلات میں جانا مشکل ہوگا، کیوں کہ آپ اسی باب میں دیکھیں گے کہ ہندوستان ایک وسیع و عریض اور متنوع ملک ہے۔

شمال میں ہمالیائی پہاڑی سلسلہ قدرتی رکاوٹ کے طور پر کھڑا ہے، جب کہ تھار ریگستان اور بحیرۂ عرب اس کے مغربی حدود کو نشان زد کرتے ہیں۔ جنوب میں بحرِ ہند اور مشرق میں خلیج بنگال ایک قدرتی حد تشکیل دیتی ہے۔ یہ جغرافیائی خصوصیات ہندوستان اور بقیہ براعظم کے درمیان علاحدگی کا سبب بنتی ہیں اور ہندوستان کی آب و ہوا، تہذیب اور تاریخ کی صورت گری میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

© NCERT not to be republished

آیئے معلوم کریں

- کیا آپ کو عرض البلد (Latitude) اور طول البلد (Longitude) سے متعلق اپنا سبق یاد ہے؟ نقشہ دیکھیے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ہندوستان تخمیناً کس عرض البلد اور طول البلد پر واقع ہے؟
- ہندوستان کے طبعی نقشے پر درج بالا خصوصیات کی نشان دہی کیجیے۔

آیئے اب ہم سب مل کر ہمالیہ سے بحر ہند کے جزیروں تک اور اس سے آگے ہندوستان کے مشرق کی طرف سفر کرتے ہیں۔ نقشے پر موجود مختلف رنگ پہلے ہی جغرافیائی تنوع کا احساس دلا رہے ہیں۔ نقشے میں دی گئی علامات کی وضاحت سے خود کو مانوس کیجیے مختلف رنگ بلندیوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

ہمالیہ (The Himalayas)

نقشے پر ہمالیائی سلسلۂ کوہ کی لمبائی پر نظر ڈالیے۔ یہ ایک لمبی چوڑی دیوار کی مانند ہے۔ علامات کی وضاحت کی مدد سے کیا آپ مختلف مقامات پر ہمالیہ کی بلندی کا اندازہ لگا سکتے ہیں؟

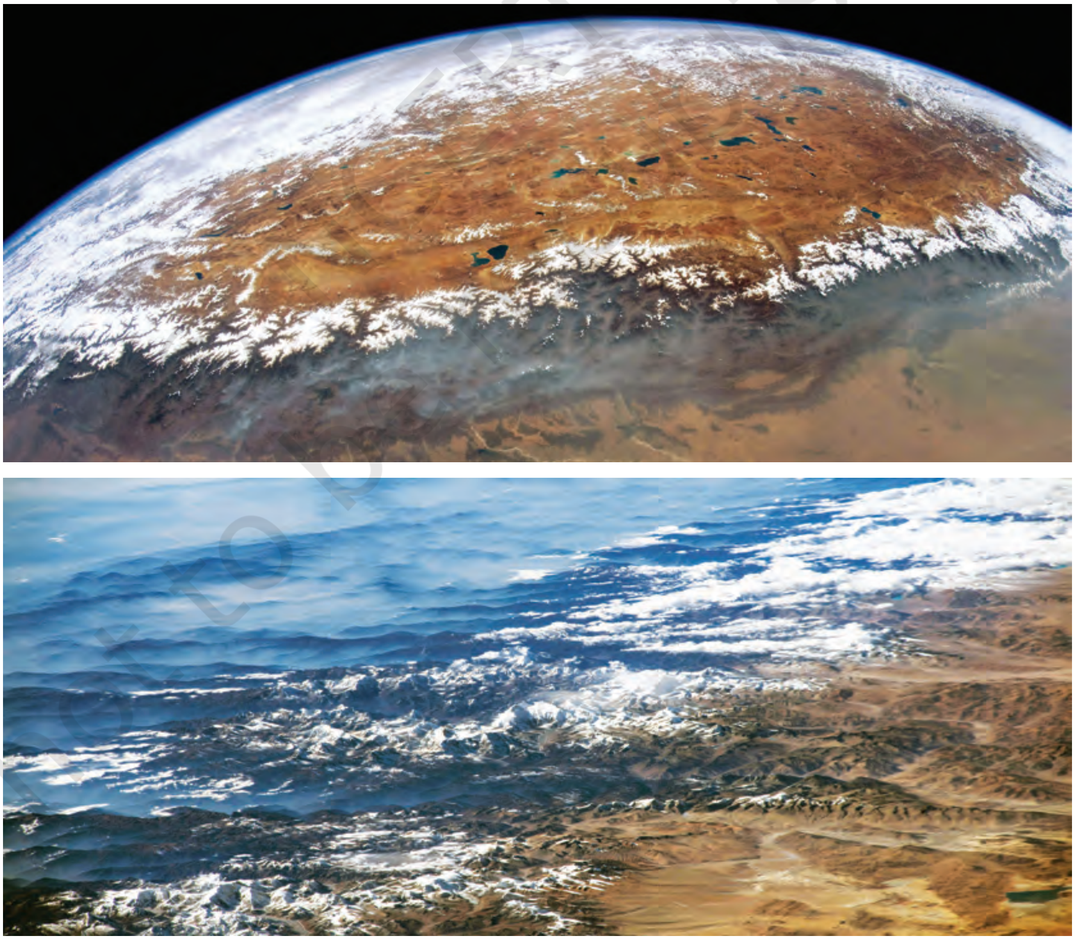

شکل 1.2: یہ سیٹلائٹ سے لی گئی ہمالیائی سلسلۂ کوہ کی تصویریں ہیں۔ یاد رکھیے کہ اس سلسلۂ کوہ کی لمبائی تقریباً 2500 کلومیٹر ہے۔

یاد رکھیں

ایسا لگتا ہے ہمالیہ آسمان کو چھو رہا ہے۔ درحقیقت اس کی بہت سی چوٹیاں اونچائی میں 8000 میٹر سے زیادہ ہیں اور انھیں ایک ساتھ ''آٹھ ہزاری'' کہا جاتا ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ ایشیا کے چھے ممالک — ہندوستان، نیپال، بھوٹان، چین، پاکستان اور افغانستان — تک پھیلا ہوا ہے۔ کیا آپ دنیا کے بلند ترین پہاڑ کا نام بتا سکتے ہیں؟

گرمیوں میں پہاڑوں پر جمی برف پگھلتی ہے اور یہی پانی گنگا، سندھ اور برہم پتر جیسے بڑے دریاؤں کی شکل میں بہتا ہے۔ یہ دریا اور ان کی معاون ندیاں کروڑوں لوگوں کی زندگی سے منسلک ہیں اور انھیں پینے، کاشت کاری اور صنعتی استعمال کے لیے پانی فراہم کرتی ہیں۔ اس لیے ہمالیہ کو کبھی کبھی 'ایشیا کا آبی مینار' کہا جاتا ہے۔ ہمالیہ کئی تہذیبوں اور نظامِ عقائد کے لیے بھی اہم ہے۔ خود پہاڑوں کو بھی مقدس سمجھا جاتا ہے اور ان میں مندر اور بودھ خانقاہیں تعمیر کی گئی ہیں جو دنیا بھر کے ایسے راہبوں اور روحانیت کے متلاشی لوگوں کو راغب کرتی ہیں جہاں وہ دعا اور دھیان کے لیے آتے ہیں۔

اسے دیکھنا نہ بھولیں

دریائے گنگا کی ایک بڑی معاون ندی بھاگیرتھی ہے جو اتراکھنڈ کے گئومکھ (گائے کے منہ کی شکل والے مقام) سے نکلتی ہے۔ یہ گنگوتری برفانی تودہ (Gangotri Glacier) کا کنارہ ہے، جو ہندوستانی ہمالیہ کے سب سے

شکل 1.3: گئومکھ

بڑے برفانی تودوں میں سے ایک ہے۔ اسے بھی مقدس سمجھا جاتا ہے اور یہ بہت سے زائرین کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ گئومکھ ٹریکنگ (Trekking) کے لیے بھی ایک مقبول مقام ہے۔ اگلی بار جب آپ گنگا کو دیکھیں تو یاد رکھیں کہ اس کا سفر گئومکھ سے ہی شروع ہوتا ہے۔

© NCERT not to be republished

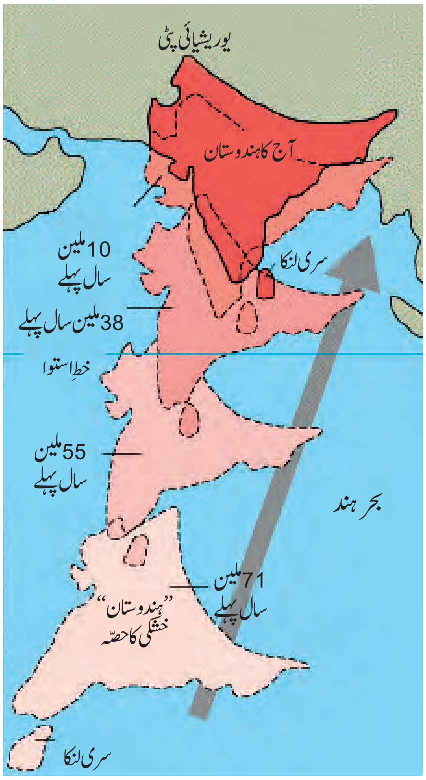

شکل 1.4: یوریشیا کی جانب ہندوستان کا کھسکنا

ہمالیہ کی تشکیل کیسے ہوئی... ایک دل چسپ کہانی
(How the Himalayas were formed... an interesting story)

کروڑوں سال پہلے ہندوستان 'گونڈوانا' نام کے ایک بڑے زمینی ٹکڑے کا حصّہ تھا جہاں اس کا پڑوسی افریقہ تھا۔ ایک ایسا وقت آیا کہ یہ ٹوٹ گیا اور آہستہ آہستہ شمال کی جانب بڑھنے لگا۔ تقریباً 5 کروڑ سال پہلے یہ یوریشیا کے زمینی ٹکڑے تک پہنچا اور اس سے ٹکرایا۔ جیسے ہی گونڈوانا زمینی ٹکڑے نے ایشیا کو دھکا دیا، دونوں کے درمیان کی زمین ٹوٹ کر اوپر اٹھ گئی— بالکل اسی طرح جس طرح قالین کو دھکیلنے پر اس میں سلوٹیں پڑ جاتی ہیں۔ اس طرح ہمالیہ کے بارعب پہاڑوں کی تشکیل ہوئی۔

حیرت انگیز طور پر ہندوستان آج بھی بہت آہستگی سے ایشیا کی طرف کھسک رہا ہے— تقریباً سالانہ پانچ سینٹی میٹر جو آپ کے بالوں کے بڑھنے کی شرح سے بھی بہت کم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمالیہ آج بھی لمبائی میں بڑھ رہا ہے۔ ہر سال تقریباً تھوڑا سا، کوئی پانچ ملی میٹر کے قریب لیکن، ایک ہزار سال میں پانچ میٹر تک بڑھتا ہے!

شکل 1.5: ہمالیائی چٹان کی تہ دار پرتیں

اسے دیکھنا نہ بھولیں

لفظ 'ہمالیہ'، سنسکرت کے دو لفظوں سے مل کر بنا ہے — 'ہِم' کا مطلب برف اور 'آلیہ' کا مطلب مکان یا رہائش ہے — اس طرح اس کا معنٰی ہوا 'برف کا گھر'۔

ہمالیہ کو وسیع طور پر تین اہم سلسلوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

- **ہمادری** (عظیم تر ہمالیہ): اس سلسلے کا سب سے بلند اور ناہموار حصّہ ہے جو ماؤنٹ ایوریسٹ اور کنچن جنگا جیسی بلند و بالا چوٹیوں کا گھر ہے۔ یہ علاقہ پورے سال برف سے ڈھکا رہتا ہے۔ یہاں زندگی مشکل ہے اور یہاں انسانی بستیاں زیادہ نہیں ہیں۔
- **ہماچل** (نشیبی ہمالیہ): یہ عظیم تر ہمالیہ کے جنوب میں واقع ہے، اس کی آب و ہوا نسبتاً زیادہ معتدل ہے جو حیاتیاتی تنوع اور انسانی بستیوں کے لیے سازگار ہے۔ اس علاقے میں مشہور پہاڑی پُرفضا مقامات جیسے نینی تال (اتراکھنڈ)، دارجلنگ (مغربی بنگال)، شملہ (ہماچل پردیش) اور مسوری (اتراکھنڈ) واقع ہیں۔
- **شِوالک پہاڑیاں** (بیرونی ہمالیہ): یہ سب سے باہری اور سب سے نچلے سلسلۂ کوہ کی تشکیل کرتی ہیں جو گھماؤدار پہاڑیوں اور گھنے جنگلات پر مشتمل ہیں۔ یہ دامنِ کوہ جنگلی حیات سے مالامال ہے جو ہمالیہ اور گنگا کے میدانوں (جسے شمالی میدانی علاقے بھی کہا جاتا ہے) کے درمیان عبوری علاقے کی حیثیت رکھتا ہے۔

آئیے معلوم کریں

کیا آپ ہمالیہ کے مختلف حصوں میں واقع صوبوں کے نام کی نشان دہی کر سکتے ہیں؟ اس عمل کے لیے طبیعی اور سیاسی دونوں نقشوں کی مدد لیجیے۔

اسے دیکھنا نہ بھولیں

مغربی ہمالیائی علاقے میں روایتی مکانوں کے طرزِ تعمیر کو 'کاٹھ کُنی یا دھجی دیواری' کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اس میں مقامی طور پر دست یاب پتھر اور لکڑی کا آمیزہ استعمال کیا جاتا ہے جو نہ صرف گھر کو گرم رکھتا ہے بلکہ ہلکے زلزلوں کی صورت میں ہونے والے نقصانات سے بھی بچاتا ہے۔

شکل 1.6: کاٹھ کنی گھر، ہماچل پردیش

© NCERT not to be republished

اسے دیکھنا نہ بھولیں

ہماچل پردیش کے عظیم ہمالیائی نیشنل پارک میں نباتات وحیوانات کا وسیع تنوع ہے۔ یونیسکو (UNESCO) کی طرف سے اس پارک کو عالمی ثقافتی ورثہ قرار دیا گیا۔ پارک کے حیاتیاتی تنوع کو حکومت کے ساتھ ساتھ پارک کے اندر رہنے والی دیہی برادریاں بھی نگہ داشت وتحفظ فراہم کرتی ہیں۔

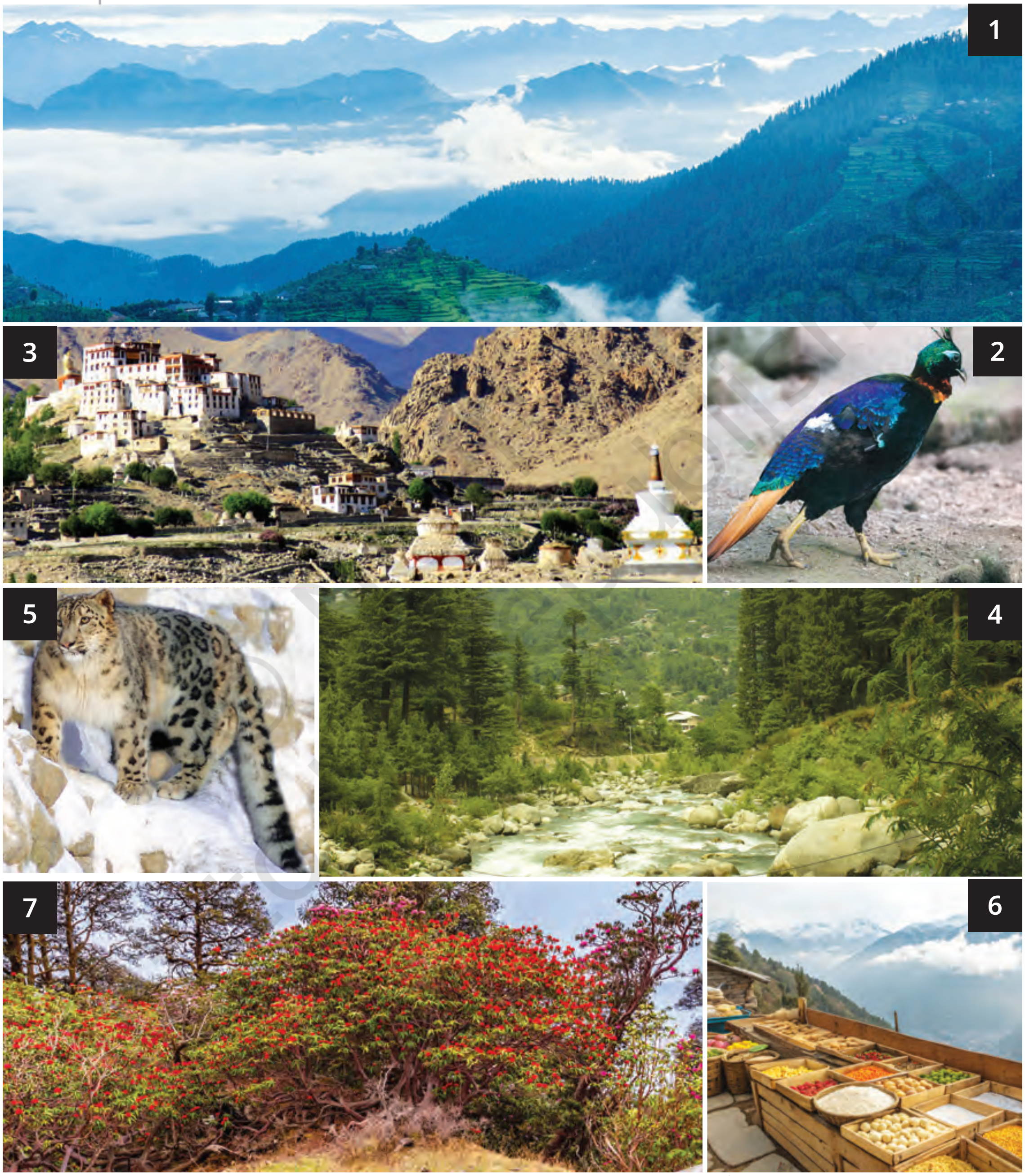

شکل 1.7.1: عظیم ہمالیائی نیشنل پارک تحفظی علاقہ؛ 2. ہمالیائی مونال (نر)؛ 3. لداخ کی ایک بودھ خانقاہ؛ 4. ہماچل پردیش کا دریائے بیاس؛ 5. برفانی چیتا؛ 6. ہمالیہ کے ایک مقامی بازار میں پیداوار کی نمائش؛ 7. کنیر/بُرانس (Rhododendron) کی ایک سدابہار جھاڑی — اس پھول سے ایک قسم کا شربت بنایا جاتا ہے۔

ہندوستان کا سرد ریگستان (The Cold Desert of India)

لفظ 'ریگستان' سے فوری طور پر کسی گرم جگہ کی تصویر ابھرتی ہے۔ تاہم سرد ریگستان بھی ہوتے ہیں اور ہمارے ہندوستان میں بھی ایک ایسی جگہ ہے۔ لداخ ایک سرد ریگستان ہے جہاں سردیوں میں درجۂ حرارت منفی 30°C سے نیچے پہنچ جاتا ہے۔ یہاں بہت کم بارش ہوتی ہے، ارضی خدوخال پُر پیچ اور ناہموار ہیں، پتھریلے علاقے، گہری وادیاں اور پینگونگ تسو ('تسو' کا مطلب جھیل) جیسی جھیلیں بھی ہیں۔ یہاں کی پتھریلی زمین چاند کی سطح سے ملتی جلتی ہے، اسی لیے اسے 'مون لینڈ' (Moonland) بھی کہا جاتا ہے۔ ماہرینِ ارضیات اس خطے کی تشکیل کی وضاحت یوں کرتے ہیں، جیسا کہ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ جب ہندوستانی زمین کا ٹکڑا یوریشیا سے ٹکرایا تو یہ مڑ کر پہاڑ کی شکل اختیار کر گیا۔ یہ پرت دار حصّہ کبھی سمندر کا ایک ٹکڑا تھا۔ اس لیے اس علاقے کے پتھر زیادہ تر ریت اور چکنی مٹی سے بنے ہوئے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ آندھی اور بارش نے پہاڑوں کو کاٹ کر ان شکلوں میں ڈھال دیا ہے، جنھیں آپ تصویر میں دیکھ رہے ہیں۔

سخت حالات کے باوجود لداخ برفانی چیتوں، جنگلی بکروں اور تبتی ہرنوں جیسے جنگلی جانوروں کا گھر ہے۔ لداخی عوام سادہ زندگی

شکل 1.8: مون لینڈ، لدّاخ

شکل 1.9: ہمالیہ میں عوامی زندگی کے لیے یاک بہت اہم ہیں۔ انھیں دودھ، گوشت، اون اور گوبر کے لیے پالا جاتا ہے اور نقل و حمل کے لیے بھی ان کا استعمال کیا جاتا ہے۔

شکل 1.10: پینگونگ تسو، لداخ۔ دیگر جھیلوں کے برعکس اس جھیل کا پانی نمکین ہے۔ یہ ان نمکین معدنیات کا نتیجہ ہے جو آس پاس کے پہاڑی علاقوں سے تحلیل ہوکر آتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

بسر کرتے ہیں۔ یہ خطہ اپنی قدیم بودھ خانقاہوں اور لوسر اور ہیمس جیسے رنگ برنگے تہواروں کے لیے جانا جاتا ہے۔

گنگا کے میدانی علاقے (The Gangetic Plains)

ہم جب ہمالیہ سے جنوب کی طرف بڑھتے ہیں تو ہمیں گنگا کے وسیع و عریض اور زرخیز میدان ملتے ہیں۔ یہ میدان ہندوستان کی تاریخ اور تہذیب کا ایک نہایت اہم حصہ رہے ہیں۔ یہ خطہ ہمالیہ سے نکلنے والے بڑے دریاؤں سے سیراب ہوتا ہے جو زندگی کے لیے سب سے قیمتی وسیلہ یعنی 'پانی' فراہم کرتے ہیں۔ گنگا، سندھ اور برہم پتر کے دریائی نظام، اپنی وسیع معاون ندیوں کے جال کے ساتھ مٹی کو معدنیات سے مالا مال کرتے ہیں جس سے یہ خطہ زراعت کے لیے انتہائی موزوں اور زرخیز بن جاتا ہے۔ دریا اپنے ساتھ معدنیات لاتے ہیں جو مٹی کی زرخیزی کو بڑھاتے ہیں اور متعدد فصلوں پر مشتمل زراعت کو ممکن بناتے ہیں۔ دریا بجلی کی پیداوار کا بھی اہم ذریعہ ہیں۔ ہندوستان کی ایک کثیر آبادی انہی میدانی علاقوں میں رہتی ہے۔

شکل 1.11: میدانی علاقوں میں جدید زرعی طریقے

شکل 1.12: اوپر دائیں جانب دریائے جمنا کے ساتھ دہلی کا فضائی منظر

شکل 1.13: اتر پردیش میں کثیر فصلی نظام

شکل 1.14: مغربی بنگال میں دھان کے کھیت میں کام کرنے والی دیہی خواتین

شمالی میدانی علاقوں کی ہموار زمین میں نقل وحمل کے ایک وسیع نظام کا فروغ ہوا ہے۔ سڑک اور ریلوے کے جال نے طویل فاصلوں پر لوگوں اور اشیا کی نقل وحرکت کے لیے سہولتیں فراہم کی ہیں۔ جیسا کہ آپ 'ماضی کے نقوش' ابواب میں دیکھیں گے کہ گنگا، برہم پتر اور دوسرے دریاؤں کا استعمال ہزاروں سال سے سفر اور تجارت کے لیے ہوتا رہا ہے۔

شکل 1.15: گنگا کے میدانی علاقوں میں نقل وحمل کے ذرائع

اسے دیکھنا نہ بھولیں

ہندوستان کی زیادہ تر دریاؤں کے نام دیویوں کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ جیسے گنگا، جمنا، کاویری وغیرہ، تاہم 'برہم پتر' کے نام کا مطلب ہے 'برہما کا بیٹا'۔ گرمیوں میں خشک ہونے کے بجائے اس دریا کے پانی میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے؟

آیئے معلوم کریں

میدانی علاقوں میں روشنی کے ارتکاز پر غور کیجیے۔ اس ارتکاز کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟

شکل 1.16: گنگا کے میدانی علاقوں کی سیٹلائٹ تصویر

شکل 1.17: مدھیہ پردیش کے باندھوگڑھ نیشنل پارک میں لکڑی کے شہتیر پر بیٹھا ہوا شمالی میدان کا سرمئی لنگور۔

شکل 1.18: وہ باوقار شیر جو ناپید ہونے کے دہانے پر تھا۔ پروجیکٹ ٹائیگر نے شیر کی ان کے مسکنوں میں واپسی میں مدد کی ہے۔

شکل 1.19: ڈھائی سے ساڑھے چار میٹر لمبا ہندوستانی بالغ گھڑیال۔ رینگنے والا یہ جانور ناپید ہونے کے قریب ہے۔ اسے نقصان پہنچانے یا شکار کرنے کی ممانعت کے لیے قوانین موجود ہیں۔

شکل 1.20: مور اور مورنی۔ ہندوستانی مور ہمارا قومی پرندہ ہے۔

عظیم ہندوستانی ریگستان یا تھار ریگستان
(The Great Indian Desert or Thar Desert)

اگر ہم ہندوستان کے نقشے پر مغرب کی طرف بڑھیں تو ہمیں زرد رنگ کا علاقہ نظر آئے گا۔ یہ تھار ریگستان کا علاقہ ہے۔ آپ کیا دیکھتے ہیں؟ سنہرے ٹیلوں کا ایک وسیع و عریض، ناہموار خطّہ اور کشادہ کھلا آسمان؟

شکل 1.21: تھار ریگستان میں ریت کے ٹیلوں کے درمیان ایک مسافر۔

آئیے معلوم کریں

ریت کے ٹیلے کی شکل کیسی ہوتی ہے؟ حالاں کہ پہاڑ چٹانوں سے بنے ہوتے ہیں اور ان کی شکل مستقل رہتی ہے تو آپ کے خیال میں ریت سے بنے ہوئے ٹیلے بھی اسی طرح کی شکل کیوں رکھتے ہیں؟ جب کہ وہ صرف ریت سے بنے ہوتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

شکل 1.22: ہندوستان کے تھار ریگستان کے درمیان واقع جیسلمیر کا 'گولڈن شہر'۔ جیسلمیر قلعہ یونیسکو کا عالمی ثقافتی ورثہ ہے۔

ریت کے ٹیلے اس وقت بنتے ہیں جب ہوا کی سمت بدلتی ہے اور ریت کو پہاڑی جیسی شکلوں میں تبدیل کرتی ہے۔بعض اوقات ان ٹیلوں کی اونچائی 150 میٹر تک ہوتی ہے۔

تھار ایک وسیع و عریض بنجر علاقہ ہے۔اس کا زیادہ تر حصہ ہندوستان میں واقع ہے جو راجستھان، گجرات، پنجاب اور ہریانہ کی ریاستوں میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ ریگستان اپنی سخت موسمی حالات کی وجہ سے قدرتی رکاوٹ کا کام کرتا ہے، جو انسانوں اور جانوروں کی نقل و حرکت کو مشکل بنا دیتی ہے۔ یہاں دن کے وقت شدید گرمی، رات کو سخت سردی اور پانی کی کمی جیسے حالات پائے جاتے ہیں۔

تھار میں رہنے والے لوگوں نے اپنے طرز زندگی کو اس مقام اور وہاں موجود اشیا کے مطابق ڈھال لیا ہے۔ان کی غذائی عادات، لباس اور طرز زندگی ان سخت حالات کے لیے موزوں ہیں۔

شکل 1.23: تھار ریگستان کے کنارے پر پشکر میلے میں اونٹ کے سوداگر

اسے دیکھنا نہ بھولیں

شکل 1.24: (دائیں) خواتین گھر سے بہت دور ایک آبی ذخیرے سے پانی لا رہی ہیں۔ (بائیں) ایک بستی میں بارش کا پانی جمع کرنے کا ایک نظام

ریگستان میں پانی کی قلت ہوتی ہے۔ خواتین اکثر اپنے خاندان کے لیے پانی لانے کے لیے روزانہ طویل فاصلہ طے کرتی ہیں۔ لہٰذا برتنوں کو صاف کرنے کا روایتی طریقہ یہ ہے کہ انھیں ریت سے اس وقت تک رگڑا جاتا ہے جب تک کہ وہ صاف نہ ہو جائیں۔ انھیں معمولی طور پر کھنگالنے کے لیے بھی پانی کم ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ کھنگالنے کے بعد استعمال شدہ پانی کو پودوں کی سینچائی جیسے مقاصد کے لیے دوبارہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لیے اگلی بار جب آپ نل کو کھلا چھوڑ دیں تو تھار ریگستان کے لوگوں کو یاد رکھیں۔ راجستھان اپنے آبی تحفظ بہ شمول 'ٹانکا' یا 'کنڈ' کے اختراعی طریقوں کے لیے بھی مشہور ہے۔ یہ پانی جمع کرنے کے خصوصی نظام ہیں جو اکثر پینے کے مقاصد کے لیے بارش کے پانی کا ذخیرہ کرتے ہیں۔

اراولی پہاڑیاں (The Aravalli Hills)

آئیے معلوم کریں

آئیے ہم نقشے کی طرف واپس چلتے ہیں۔ تھار ریگستان سے مشرق کی طرف آہستہ آہستہ اپنا راستہ تلاش کیجیے۔
کیا آپ کو اراولی پہاڑیاں نظر آ رہی ہیں؟

اراولی سلسلہ دنیا کے قدیم ترین پہاڑوں میں سے ایک ہے۔ تقریباً 2.5 بلین سال قدیم۔ اس سلسلہ میں بہت سی چوٹیاں اور پہاڑیاں ہیں۔ اگرچہ اس کی سب سے اونچی چوٹی ماؤنٹ آبو 1700 میٹر سے زیادہ بلندی پر ہے لیکن اس کی زیادہ تر پہاڑیوں کی بلندی 300 سے 900 میٹر کے درمیان ہے۔ کیا یہ حیرت انگیز بات نہیں کہ

© NCERT not to be republished

شکل 1.25: (دائیں) اراولی کا ایک حصّہ جس کی حد سے آگے تھار ریگستان شروع ہوتا ہے۔ (بائیں) خلا سے نظر آنے والا اراولی کا ایک حصّہ

صرف ساڑھے چار گھنٹے گاڑی کا سفر ہمیں اراولی کی پہاڑیوں میں واقع ماؤنٹ آبو سے تھار ریگستان میں جودھ پور تک پہنچا سکتا ہے، یعنی ایک ایسا سفر جو ہمیں بالکل مختلف جغرافیائی خطے میں لے جائے گا۔

آئیے معلوم کریں

اس درسی کتاب کے آخر میں دیے گئے سیاسی نقشے کو دیکھیے اور ان صوبوں کی نشان دہی کیجیے جن میں اراولی سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ کیا آپ اس میں دہلی، راجستھان، ہریانہ اور گجرات کو دیکھ سکتے ہیں؟

اراولی پہاڑیاں شمال مغربی ہندوستان کے جغرافیہ اور آب و ہوا کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ان کے سب سے اہم کاموں میں سے ایک کام قدرتی طور پر رکاوٹ کا ہے کہ یہ مشرق کی طرف تھار ریگستان کی مزید توسیع کو روکتی ہیں۔ اس کے بارے میں آپ آگے چل کر مزید پڑھیں گے۔

سنگ مرمر، گرینائٹ، جستہ اور تانبے جیسی معدنیات سے مالامال ہونے کی وجہ سے اراولی پہاڑیاں صدیوں سے کان کنی اور تعمیراتی سرگرمیوں کے لیے توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہیں۔ دراصل زاور کی قدیم کانوں سے ملنے والے شواہد سے پتا چلتا ہے کہ آٹھ صدی قبل ہی ہندوستانی دنیا کی وہ پہلی قوم تھے جنھوں نے جستہ نکالنے کے نازک عمل میں مہارت حاصل کرلی تھی۔ یہاں پر چتورگڑھ، کمبھل گڑھ اور رنتھمبور جیسے تاریخی قلعے بھی واقع ہیں۔

شکل 1.26: اراولی سے گھرا ہوا قلعہ کمبھل گڑھ۔ پہاڑیوں میں واقع یہ مقام دشمن کے لیے ایک بہترین مزاحمت کار ثابت ہوا۔

© NCERT not to be republished

جزیرہ نما پٹھار (The Peninsular Plateau)

یاد رکھیں

پٹھار ایک زمینی شکل ہے جو آس پاس کی زمین سے اوپر اٹھی ہوتی ہے اور اس کی سطح کم و بیش ہموار ہوتی ہے۔ اس کے کچھ کنارے اکثر کھڑی ڈھلان والے ہوتے ہیں۔

ہندوستان میں کئی پٹھار ہیں۔ ان میں سب سے اہم ملک کے وسط اور جنوب میں جزیرہ نما مثلثی علاقہ ہے۔ یہ خطہ زمین کی نہایت قدیم ساختوں میں سے ایک ہے۔ چوں کہ یہ ایک جزیرہ نما خطہ ہے جو تین طرف سے بحیرۂ عرب، خلیج بنگال اور بحر ہند سے گھرا ہوا ہے، اس لیے اسے جزیرہ نما پٹھار کہا جاتا ہے۔

جزیرہ نما (Peninsula): ایک جزیرہ نما زمین کا وہ ٹکڑا ہے جو تین طرف سے پانی سے گھرا ہوا ہوتا ہے۔

یہ پٹھار دو پہاڑی سلسلوں، مغربی گھاٹ اور مشرقی گھاٹ سے گھری ہوئی ہے۔ مغربی گھاٹ زیادہ اونچے ہیں اور مغربی ساحل کے ساتھ ایک دیوار کی مانند پھیلا ہوا ہے۔ بارش کے موسم میں ان کے کھڑے اور ڈھلوانی کناروں سے کئی خوب صورت آبشار گرتے ہیں۔

اسے دیکھنا نہ بھولیں

مغربی گھاٹ کو یونیسکو کے عالمی ثقافتی ورثے میں شامل کیا گیا ہے۔ اس خطے میں متعدد ندیاں بہتی ہیں اور یہ حیاتیاتی تنوع سے بھرپور ہے۔ مغربی گھاٹ کا شمالی حصّہ سہیادری پہاڑیوں کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

مشرقی گھاٹ کی اونچائی نسبتاً کم ہے اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں میں منقسم ہو کر مشرقی ساحل کے ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ ان پہاڑی سلسلوں کے درمیان دکن پٹھار واقع ہے جو مسطح پہاڑیوں کا ایک وسیع علاقہ ہے۔ گوداوری، کرشنا اور کاویری جیسے دریا مغرب سے مشرق کی طرف پٹھار سے ہو کر بہتے ہیں۔ یہ دریا کاشت کاری کے لیے بہت اہم ہیں اور لاکھوں لوگوں کو پانی فراہم کرتے ہیں۔

آئیے معلوم کریں

اس کتاب کے آخر میں دیے گئے طبیعی نقشے کو دیکھیے۔ دریاؤں کے بہاؤ کی سمتوں پر غور کیجیے۔

یہ پٹھار معدنیات، جنگلات اور زرخیز زمینوں سے بھرپور ہے جو اسے ہندوستانی معیشت کے لیے اہم بناتی ہے۔ یہ مشرق کی طرف تھوڑی جھکی ہوئی ہے، اس لیے اس علاقے کے کچھ دریا خلیج بنگال کی طرف بہتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

شکل 1.27: چھتیس گڑھ کے گھنے جنگلات، جو بہت سی قبائلی برادریوں کا مسکن ہیں

گوداوری، کرشنا اور مہاندی جیسے مشرق کی سمت بہنے والے دریا یہیں سے شروع ہوتے ہیں جو کاشت، صنعت اور پن بجلی کے لیے پانی فراہم کرتے ہیں۔ مغرب کی سمت بہنے والے دریا (نرمدا، تاپتی) بھی ہیں جو بحیرۂ عرب میں گرتے ہیں۔

پٹھار کے گھنے جنگلات قبائلی برادریوں بہ شمول سنتھال، گونڈ، بیگا، بھیل اور کورکو وغیرہ کے مسکن ہیں۔ ان قبائلیوں کی مخصوص زبانیں، روایات اور زندگی کے طریقے ہیں جو فطرت سے گہری مناسبت رکھتے ہیں۔

آیئے معلوم کریں

قبائلی برادریاں وسیع پیمانے پر جھارکھنڈ، مغربی بنگال، اوڈیشہ، آسام، مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ، مہاراشٹر، تلنگانہ اور گجرات کے صوبوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ صوبوں کا پتہ لگانے کے لیے اس کتاب کے آخر میں دیے گئے طبعی اور سیاسی نقشوں کا جائزہ لیجیے اور انھیں طبعی نقشے پر ان کے متعلقہ مقام سے ملایئے۔

ہندوستان کی پٹھاروں میں کئی خوب صورت آبشار بھی موجود ہیں کیوں کہ یہاں دریا ناہموار اور پتھریلی زمینوں پر بہتے ہیں۔ یہ آبشار نہ صرف سیاحوں کو اپنی طرف راغب کرتے ہیں بلکہ پن بجلی پیدا کرنے اور آب پاشی کے لیے پانی فراہم کرنے میں بھی مددگار ہیں۔

شکل 1.28: کیرالہ میں منّار کے قریب پیریا کنال میں پاور ہاؤس آبشار

شکل 1.29: مغربی گھاٹ میں شیر کی دُم والا مکاک

شکل 1.30: مغربی گھاٹ کا کنگ کوبرا

شکل 1.31: یہ ایک کرم خور پودا ہے مطلب یہ کہ یہ مغربی گھاٹ میں پائے جانے والے کیڑوں کو کھاتا ہے۔ یہ چپچپے جالوں میں چھوٹے کیڑوں کو پکڑتا اور انھیں ہضم کر جاتا ہے۔

شکل 1.32: پچھار میں واقع کوئلے کی کانیں؛ جو بجلی پیدا کرنے کا ایک انتہائی اہم ذریعہ ہے۔ کوئلہ ایک رکازی ایندھن ہے، لیکن اس کے استعمال سے عالمی حدّت (Global Warming) میں اضافہ ہوتا ہے۔

شکل 1.33: ممبئی، مغربی ساحل پر واقع، ہندوستان کا مالیاتی مرکز ہے۔

ہندوستان کی حیرت انگیز ساحلی پٹّیاں (India's Amazing Coastlines)

ہندوستان کی ساحلی پٹی خوب صورت ساحلوں، پتھریلی چٹانوں اور سرسبز و شاداب جنگلوں سے بھری ہوئی ہے۔ کچھ ساحلوں پر سنہری ریت ملتی ہے جب کہ دیگر میں سیاہ پتھر ہوتے ہیں۔ کچھ جزیروں پر مرجانی چٹانیں ہیں جب کہ دیگر جزیرے گھنے جنگلوں سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ ہندوستانی ساحل حیرتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ہندوستان کی ساحلی پٹّی 7500 کلومیٹر سے زیادہ طویل ہے۔

آئیے معلوم کریں

- اپنے اسکول کے اٹلس (Atlas) یا دیوار پر آویزاں نقشے میں ہندوستان کا طبعی نقشہ دیکھیے اور ایسے پانچ دریاؤں کے نام بتائیے جو خلیجِ بنگال میں گرتے ہیں۔ ہندوستان کے ساحلی صوبوں کا پتہ لگائیے اور مغربی و مشرقی ساحلی میدانوں کے درمیان فرق پر مباحثہ کیجیے۔
- کیا آپ کو معلوم ہے کہ جب یہ دریا ساحل کے قریب مختلف دھاراؤں میں بٹ جاتے ہیں تو اسے کیا کہتے ہیں؟ یہ معلوم کرنے کے لیے کلاس میں اپنے استاد سے تبادلۂ خیال کیجیے۔

ہندوستان کا مغربی ساحل (The West Coast of India)

ہندوستان کا مغربی ساحل گجرات سے کیرل تک پھیلا ہوا ہے، جس میں مہاراشٹر، گوا اور کرناٹک بھی شامل ہیں۔ یہاں کے زیادہ تر دریا مغربی گھاٹ سے نکلتے ہیں، تیز بہاؤ کے ساتھ بہتے ہیں اور دریا کے دہانے بناتے ہیں۔ یہ ساحلی خطہ چھوٹے دریاؤں کی لائی ہوئی دریائی مٹی (Alluvial Deposits) سے تشکیل ہوا ہے اور اس میں قدرتی خلیجیں، کھاڑیاں اور دہانے شامل ہیں۔ ان میں نرمدا اور تاپتی کے دہانے سب سے بڑے ہیں۔

مغربی ساحل پر بہت سی اہم بندرگاہیں اور شہر ہیں۔ یہ لاکھوں برسوں سے معاشی سرگرمیوں کے مراکز رہے ہیں۔

© NCERT not to be republished

شکل 1.34: مغربی ساحل کے ایک حصے کا فضائی منظر۔ غور کیجیے کہ مغربی گھاٹ کی پہاڑیاں بحیرۂ عرب سے کتنی قریب ہیں۔

مشرقی ساحل (The East Coast)

مشرقی ساحل، مشرقی گھاٹ اور خلیج بنگال کے درمیان واقع ہے، جو گنگا کے ڈیلٹا سے کنیا کماری تک پھیلا ہوا ہے۔ اس میں وسیع میدان اور اہم ندیوں بہ شمول مہاندی، گوداوری، کرشنا اور کاویری کے اہم مثلثی دہانہ ہیں۔ یہاں اہم آبی ذخائر جیسے چلکا جھیل اور پولیکٹ جھیل (ایک جزیرہ جھیل (Lagoon) جو ایک قدرتی رکاوٹ کے ذریعے بڑے آبی ذخائر سے الگ کیا گیا آبی ذخیرہ ہے) ملتے ہیں۔

ڈیلٹا ایسی زمینی شکلیں ہیں جو دریا کے دہانے پر اس وقت بنتی ہیں جب یہ دریا تلچھٹ کو ایک بڑے آبی ذخیرے جیسے سمندر، جھیل یا کسی اور ندی میں جمع کرتا ہے۔ وقت کے ساتھ تلچھٹ بڑھتی ہے جو ایک مثلث یا پنکھے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ گوداوری، کرشنا، کاویری اور مہاندی دریا زرخیز ڈیلٹا بناتے ہیں جس سے یہ زمین کاشت کاری کے لیے موزوں بن جاتی ہے۔

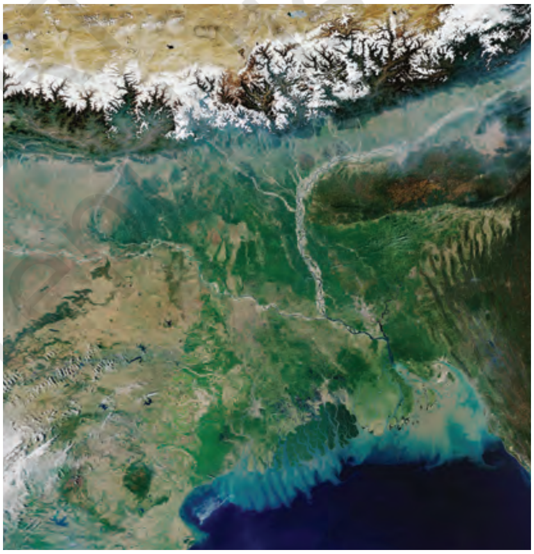

شکل 1.35: ہندوستان کے مشرقی ساحل کا سیٹلائٹ منظر

ہندوستانی جزائر (Indian Islands)

ہندوستانی جزائر ان جزیروں کے مجموعے کو کہا جاتا ہے جو بحر ہند، بحیرۂ عرب اور خلیج بنگال میں بکھرے ہوئے ہیں اور جو ہندوستان کی سرزمین کا حصہ ہیں۔ ہندوستان میں جزیروں کے دو بڑے مجموعے ہیں — بحیرۂ عرب میں لکشدیپ اور خلیج بنگال میں انڈمان نکوبار جزائر۔ ان جزائر میں منفرد جنگلی حیات، خوب صورت ساحل، مرجانی چٹانیں اور آتش فشاں ہیں۔ دسیوں ہزار سال پہلے کئی قدیم قبائل نے ان جزائر کو اپنا مسکن بنایا تھا۔

لکشدیپ جزائر (Lakshadweep Islands)

لکشدیپ ایک مجمع الجزائر (جزیروں کا ایک گروپ) ہے جو بحیرۂ عرب میں کیرالہ کے مالابار ساحل کے قریب واقع ہے۔ یہ مرجان سے بنے چھتیس جزیروں پر مشتمل ہے۔ تمام جزیروں پر انسانوں کی آبادی نہیں ہے۔ ہندوستان ایک وسیع سمندری علاقے پر اختیار رکھتا ہے جو ماہی گیری، وسائل کی تلاش اور ماحولیاتی تحفظ کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

انڈمان اور نکوبار جزائر (Andaman and Nicobar Islands)

یہ مجمع الجزائر 500 سے زیادہ چھوٹے بڑے آتش فشاں جزیروں پر مشتمل ہے جو دو نمایاں مجموعوں انڈمان اور نکوبار جزائر میں منقسم ہے۔ ان کا جائے وقوع انتہائی اہم ہے۔

شکل 1.36: لکشدیپ جزائر میں مرجانی چٹان

شکل 1.37: انڈمان جزائر میں مرجانی چٹان

شکل 1.38: انڈمان جزائر کے قریب ہندوستانی بحریہ کی ایک تیرتی ہوئی گودی (ایک چھوٹی بندرگاہ)

© NCERT not to be republished

یہ مجمع الجزائر ہندوستان کی نگراں چوکیوں کی طرح ہے جو سمندر کی نگرانی پر مامور رہتی ہیں۔ یہ طرح طرح کے حیوانات اور نباتات کا مسکن ہے۔انڈمان جزائر تاریخی نقطۂ نظر سے بھی اہم ہیں۔ہمارے بہت سے مجاہدین آزادی کو وہاں 'سیلولر جیل' نام کی ایک جیل کے احاطے میں انتہائی سخت حالات میں قید رکھا گیا تھا، اس لیے اسے ان عظیم قربانیوں کی یاد دلانے کی خاطر محفوظ رکھا گیا ہے جو ہمارے آباو اجداد نے ہمیں آزادی دلانے کے لیے دی تھیں۔ہم اعلیٰ جماعتوں میں اس پر مزید گفتگو کریں گے۔

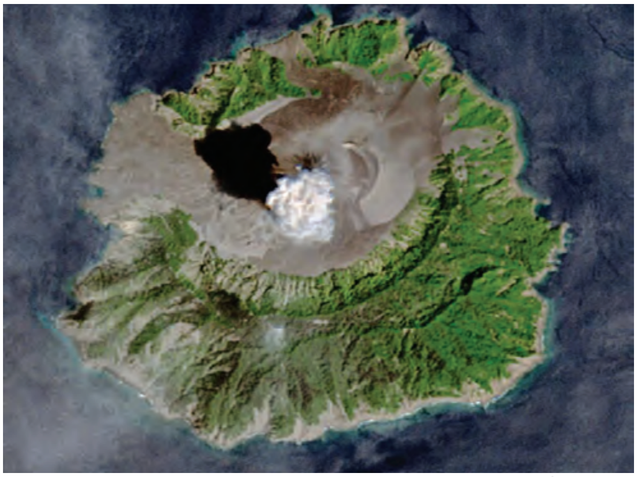

شکل 1.39: بیرن جزیرے پر ہندوستان کے واحد فعال آتش فشاں کا ایک فضائی منظر

اسے دیکھنا نہ بھولیں

انڈمان اور نکوبار جزائر میں واقع بیرن جزیرہ (شکل 1.39 اوپر) ہندوستان کا واحد فعال آتش فشاں ہے۔ کبھی کبھی یہ پھٹ پڑتا ہے جس سے آسمان میں دھواں اور لاوا اچھل جاتا ہے!

مغربی بنگال میں ڈیلٹا اور سندر بن

(The Delta in West Bengal and the Sundarbans)

جب ہم جزیروں سے واپس ہمالیہ کے مشرقی حصّے کی طرف خلیج بنگال کے راستے سفر کرتے ہیں تو ہم سندر بن سے گزرتے ہیں۔ یہ گنگا، برہم پترا اور ان کی معاون ندیوں کے ڈیلٹا میں واقع ہے (آپ انھیں اسی باب میں پہلے دیکھ چکے ہیں)۔اس ڈیلٹا میں دریا، سمندر اور زمین کا منفرد امتزاج ہے۔اس کا تقریباً آدھا حصّہ ہندوستان میں اور باقی بنگلہ دیش میں ہے۔ یہ مقام بھی یونیسکو کے ثقافتی ورثے میں شامل ہے۔سندر بن بے شمار انواع و اقسام کے جان داروں کا مسکن ہے، جن میں رائل بنگال ٹائیگر بھی شامل ہے۔

شکل 1.40: مغربی بنگال کے سندر بن ڈیلٹا میں مینگروو کا جنگل

نوٹ: نقشے کو دیکھنا ضرور یاد رکھیے اور نشان دہی کیجیے کہ ڈیلٹا کہاں ہے؟

© NCERT not to be republished

شکل 1.41: دائیں سے بائیں، اوپر سے نیچے: ہندوستان کے میگھالیہ میں سیون سسٹرس آبشار؛ میگھالیہ کے چیراپونجی میں نونگریاٹ گاؤں کے قریب زندہ جڑوں کا پُل؛ کھاسی عوام فطرت کے تئیں شکرگزاری کے اظہار کے لیے شاد سُک مینسیم کا تہوار مناتے ہیں۔

شمال مشرق کی پہاڑیاں (The Hills of the Northeast)

نقشے کو دیکھیے، اب ہم شمال مشرق کی پہاڑیوں کی طرف بڑھ رہے ہیں جو ہمارے سفر کی آخری منزل ہے۔ کیا آپ نقشے پر نشان زد گارو، کھاسی اور جنتیا پہاڑیوں کو دیکھ سکتے ہیں؟ میگھالیہ پٹھار کے اس حصّے کی پہاڑیاں اپنی شادابی، شدید بارش اور دل کش آبشاروں کے لیے مشہور ہیں۔ یہ خطّہ دنیا میں سب سے زیادہ بارش والے مقامات میں سے ایک ہے، جو اسے جنگلات، منفرد جنگلی حیات اور زرخیز زمینوں کے اعتبار سے ثروت مند بناتا ہے۔

اسے دیکھنا نہ بھولیں

میگھالیہ کی مشرقی کھاسی پہاڑیوں میں موجود ماؤلن نانگ گاؤں، 'ایشیا کے سب سے صاف ستھرے گاؤں' کے طور پر مشہور ہے۔ یہ خوب صورت گاؤں اپنی مثالی صفائی ستھرائی، بانس سے بنے کوڑے دانوں اور ماحول دوست طرز زندگی کے لیے جانا جاتا ہے۔ اپنے زندہ جڑوں کے پلوں (Living Roots Bridges) کے لیے بھی یہ گاؤں معروف ہے جو برس ہا برس تک درختوں کی جڑوں کے آپس میں میل کھا کر لپٹ جانے سے تیار ہوتا ہے۔

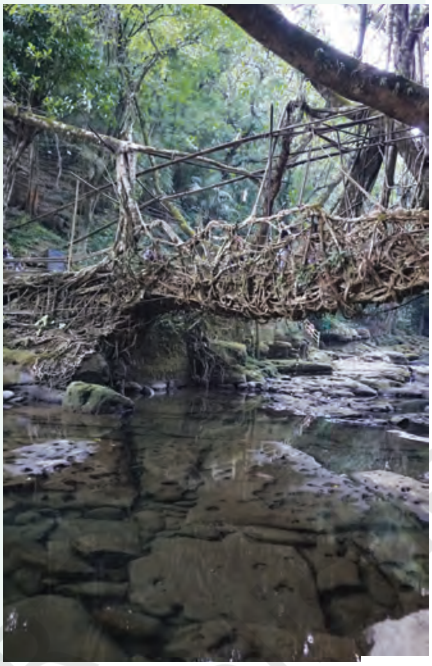

شکل 1.42: زندہ جڑوں کے پل شمال مشرقی قبائل کی ہنرمندی کو ظاہر کرتے ہیں۔

اس سے پہلے کہ ہم آگے بڑھیں...

- ہندوستان اس برصغیر کو اپنا نام دیتا ہے جس کا کہ وہ خود ایک حصہ ہے۔
- برفانی ہمالیہ سے لے کر تھار ریگستان کی گرمی تک اس کی کئی متنوع جغرافیائی خصوصیات ہیں۔ میدانی علاقے بڑی تعداد میں دریاؤں سے سیراب ہوتے ہیں۔ یہاں ایک جزیرہ نما پٹھار بھی ہے جس کے مغرب میں بحیرۂ عرب اور مشرق میں خلیج بنگال ہے۔
- ان متنوع جغرافیائی خصوصیات نے مٹی، نباتات، حیوانات، زندگی اور اقتصادی اعتبار سے مختلف مواقع پیدا کیے ہیں اور ایک متمول ثقافت کی داغ بیل ڈالی ہے۔
- ان جغرافیائی خصوصیات نے ہمارے تہذیب و تمدن کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

سوالات اور سرگرمیاں

1. آپ کے خیال میں ہندوستان کی دو اہم جغرافیائی خصوصیات کیا ہیں؟ آپ انھیں ضروری کیوں سمجھتے ہیں؟
2. آپ کے خیال میں اگر ہمالیہ وجود میں نہ آتا تو ہندوستان کی شکل و صورت کیسی ہوتی؟ اپنے تخیل کو بیان کرنے کے لیے ایک مختصر نوٹ لکھیے یا ڈرائنگ کا کوئی خاکہ بنائیے۔

© NCERT not to be republished

3. ہندوستان کو ایک 'چھوٹا براعظم' کہا جاتا ہے۔ آپ نے جو کچھ پڑھا ہے، اس کی بنیاد پر بتائیے کہ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟

4. ہندوستان کے کسی بڑے دریا کا سفر اس کے منبع سے لے کر سمندر میں شامل ہونے تک کو بیان کیجیے۔ راستے میں لوگ اس دریا کو کن کن طریقوں سے استعمال کر سکتے ہیں؟ اس پر اپنی کلاس میں گروپ مباحثہ کیجیے۔

5. ہندوستان کے جنوبی حصّے کو جزیرہ نما پٹھار کیوں کہا جاتا ہے؟

6. اس باب میں مذکور یونیسکو کا کون سا ثقافتی ورثہ آپ کو زیادہ دل چسپ لگا؟ اس کے بارے میں ایک مختصر پیرا گراف لکھیے اور بتائیے کہ اس کی کون سی خصوصیت نے آپ کو متاثر کیا؟

7. اس کتاب کے آخر میں دیے گئے ہندوستان کے طبیعی اور سیاسی دونوں نقشوں کو دیکھیے۔ آپ اپنی موجودہ محل وقوع کی شناخت کیجیے۔ اس جگہ کو بیان کرنے کے لیے آپ ہندوستان کی کون سی طبیعی خصوصیت کا حوالہ دیں گے؟

8. پورے ہندوستان میں غذائی تحفظ کے طریقے الگ الگ ہیں جو مقامی حالات کے مطابق ہوتے ہیں۔ اس پر ایک کلاس پروجیکٹ کیجیے۔ غذائی تحفظ کے مختلف طریقوں کو یک جا کیجیے۔
(اشارہ: سبزیوں کو ان کے موسم میں خشک کر کے غیر موسمی مہینوں میں استعمال کے لیے رکھنا۔)

9. پہاڑ، ریگستان، میدان، ساحل جیسے مختلف خطوں کے باوجود ہندوستان ایک ہی ملک ہے۔ آپ کے خیال میں ہماری جغرافیائی ساخت نے لوگوں کو متحد کرنے میں کس طرح مدد کی ہے؟

© NCERT not to be republished

نوڈلس
Noodles

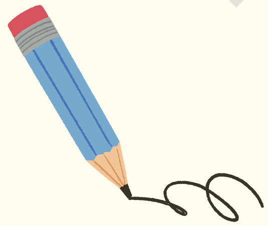

*’نوٹس‘ (Notes) اور ’ڈوڈلس‘ (Doodles) کو ملاکر ’نوڈلس‘ ہمارا مخفف بنا ہے!

© NCERT not to be republished